مکمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

Regd No D 67

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly Badr Qadian

جلد ۱۹
شمارہ ۱

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد قمر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

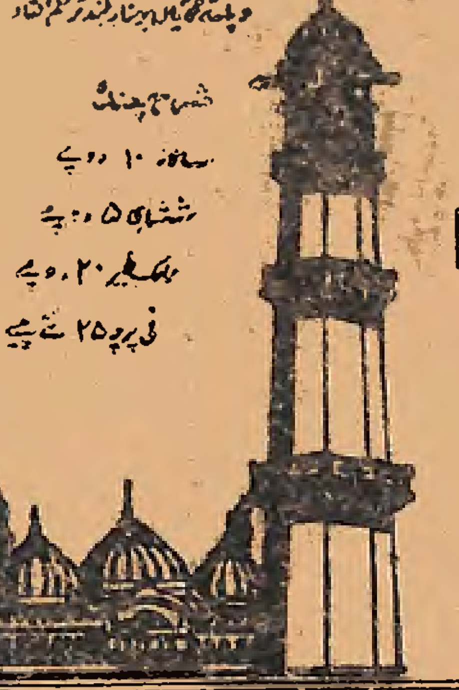

۲۲ شوال ۱۳۸۹ھ | یکم صلح ۱۳۴۹ ہش | یکم جنوری ۱۹۷۰ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کو جلسہ سالانہ ربوہ سے قبل نقرس کی تکلیف ہو گئی۔ چند روز بعد طبیعت نسبتاً بہتر ہو گئی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شامل حال رکھے آمین۔

قادیان ۳۰ فتح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ہندوستانی احباب جماعت کا ایک قافلہ ۲۴ فتح کو قادیان سے روانہ ہو کر بخیریت پہنچ گیا اور ۱۰ صلح کو واپس پہنچ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو خیریت سے لائے اور جلسہ کی برکات سے سب کو متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

★ — ربوہ کے جلسہ سالانہ کی آمدہ مختصر اطلاعات دوسری جگہ اندر ملاحظہ فرمائی جائیں۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا اٹھترواں کامیاب سالانہ جلسہ

احمدیت کے دائمی مرکز میں ہندوپاک کے دور دراز علاقوں سے آنیوالے فرزندان احمدیت کا روحانی اجتماع

علمائے سلسلہ کی مذہبی، روحانی اور علمی تقاریر۔ عبادتوں، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پرکیف و روح پرور نظارے

رپورٹ مرتبہ مکرم حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ میسور و مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ بمبئی

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا اٹھترواں روحانی اجتماع جس کی بنیاد آج سے ۷۷ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض روحانی اغراض کے پیش نظر رکھی تھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق ارض حرم اور تخت گاہ رسول قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات، جمعہ اور ہفتہ مسلسل تین روز تک اپنے مخصوص روحانی ماحول میں جاری رہنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

شمع احمدیت کے پروانے خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی ارض مقدس میں جمع ہوئے اور ایک دفعہ پھر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب پر ایمان رکھنے کے باعث خود بھی زندہ ہیں۔ مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو سرزمین ہند و پاک کے مختلف آشیانوں میں آباد ہیں۔ سرزمین قادیان میں آکر اُسے تین دن تک اپنے سجدوں، عبادات و اذکار الٰہی اور درود شریف سے معمور کیا اور بیت الدعا، بیت الذکر۔ بیت الفکر۔ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ۔ بہشتی مقبرہ وغیرہ مقامات مقدسہ سے خوب خوب استفادہ کیا۔ اور حسب استطاعت علم و عرفان کی جھولیاں بھر کر واپس اپنے وطنوں کو عازم سفر ہوئے۔

اندرون ملک سے جلسہ کی خاطر مرکز سلسلہ میں دور دراز علاقوں سے سفر اختیار کر کے آنے والوں میں آندھرا پردیش۔ میسور سٹیٹ۔ جموں و کشمیر۔ پونچھ۔ کیرلہ۔ بمبئی۔ یو۔ پی۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ اور دہلی کے علاقوں سے کافی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

اس سال پاکستان سے قریباً ۸۰ افراد پر مشتمل قافلہ محترم صوفی غلام محمد صاحب کی زیر قیادت شریک جلسہ ہوا۔ یہ قافلہ مورخہ ۱۶ فتح کی شام کو ½۵ بجے کی ٹرین سے دارالامان پہنچا۔ ریلوے سٹیشن قادیان میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ اور محلہ احمدیہ میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت کی زیر قیادت استقبال کیا گیا۔

اس للّٰہی اجتماع سے مستفیض ہونے کیلئے ایک سوئس (Swiss) احمدی برادرم مکرم رفیق احمد صاحب چینن بھی تشریف لائے۔ آپ ۱۹۶۰ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر حضرت مسیح محمدی صلعم کے شیدائیوں میں شامل ہوئے اسی طرح جزیرہ سیلون سے بھی ایک بزرگ مختلف سفری صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے شریک جلسہ ہوئے۔

جلسہ کا پروگرام

مورخہ ۱۸ فتح کو اس روحانی اجتماع کی پہلی نشست ۱۱ بجے جلسہ گاہ میں زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل شروع ہوئی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم کے بعد محترم حضرت صاحب صدر لوائے احمدیت لہرانے کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں Flag post نصب تھا۔ تمام احباب کرام احتراماً کھڑے ہو گئے۔ جھنڈا لہراتے وقت پرسوز قلوب اور پرنم آنکھوں کے ساتھ نکلنے والی دعاؤں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔
اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْاَحْمَدِيَّةَ وَالْاَحْمَدِيِّيْنَ وَالْاِمَامَ وَالْمُبَلِّغِيْنَ۔

کے ذریعہ ماحول میں ایک ناقابل بیان روحانی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جوں ہی لوائے احمدیت آسمان کی پہنائیوں میں پہنچ کر لہرانے لگا۔ تمام فضا نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد محترم صاحب صدر اسٹیج پر تشریف لائے اور اپنی صدارتی تقریر شروع فرمائی۔

صدارتی تقریر

آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ اس نے اُس سنت کے احیاء کے لئے جو اس کے ماموروں نے جاری کی تھی ہم سب کو ایک دفعہ پھر یہاں جمع کر دیا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ پاکیزہ احباب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ ہمارے اس جلسہ کے اغراض و مقاصد خالصتہً روحانی و للّٰہی ہیں۔ یہاں پر آپ لوگ مختلف قسم کی قربانیاں کرتے اور عاشقانہ رنگ اختیار کرتے ہوئے آتے ہیں۔ اور سارے ایام ذکر الٰہی عبادات

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم صلح ۱۳۴۹ ہش

"قادیان میں جلسہ سالانہ کے مبارک ایام"

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حسبِ اعلان جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا اٹھترواں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے اندرونِ ملک کے قریباً سبھی صوبہ جات سے احباب جماعت کے تشریف لانے کے علاوہ ۷۷ پاکستانی احبابِ جماعت کا ایک قافلہ بھی شریک جلسہ ہوا۔ نہ صرف یہ بلکہ ہمارے سوئس (SWISS) احمدی بھائی مکرم رفیق احمد صاحب چٹھہ اسی غرض سے سوئٹزرلینڈ سے تشریف لائے اس طرح وہ پیشخبری بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتے ایک بار پھر دیکھی گئی جس میں مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۱۸۸۲ء میں بشارت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ کہ دُور دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اس مبارک موقعہ پر اکنافِ عالم سے آنے والوں میں سے ہر شخص اس پیشگوئی کی صداقت کا زندہ گواہ بنا۔

یوں تو ملک کے قریباً سبھی صوبہ جات سے احباب جماعت تشریف لائے تاہم علاقہ کشمیر، جموں و پونچھ اور بھدرواہ سے سالہا سال گزشتہ کی نسبت سے امسال احباب زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اسکے بعد آندھرا پردیش۔ بہار۔ مہاراشٹر۔ مالابار کے دُور دراز علاقہ جات سے خاصی تعداد میں تشریف لائے۔ پنجاب کی شدید سردی کے موسم میں ایسے دُور دراز کا سفر کرکے مرکزِ سلسلہ میں پہنچنا اور پھر سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ بھاری اخراجات سفر برداشت کرنا یہ سب کچھ احباب کے دلی اخلاص اور محبت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ ایک نیک اور پُرخلوص جذبہ سے جو کوئی بھی یہ للّٰہی سفر کرتا ہے، سفر سے واپسی پر وہ کہیں زیادہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر لوٹتا ہے۔ اپنے گھروں کو خدا کے فضلوں۔ برکتوں اور رحمتوں سے بھرا پاتا ہے۔ جس کا لطف سال بھر ہر آنے والے کی رُوح کے لئے غذا کا کام دیتی ہے اور اس کی یاد رُوحانی سُرور بخشتی رہتی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ صاحب حال افراد ہی لگا سکتے ہیں !!

دونوں ملکوں کی منظوری سے امسال ۷۷ پاکستانی احباب جماعت کا ایک قافلہ بتاریخ ۱۵ دسمبر حسینی والا بارڈر سے بھارت وارد ہوا اور فیروزپور سے بذریعہ ریل روانہ ہو کر اگلے روز ۱۶ دسمبر کو ۵ بجے شام قادیان پہنچا۔ چھ روز قیام کرنے کے بعد ۲۱ دسمبر کو رات آٹھ بجے کی گاڑی سے واپسی کے لئے روانہ ہوا اور ۲۲ دسمبر کو بارڈر عبور کر گیا۔ ان زائرین میں بیشتر ایسے افراد تھے جنہیں یا تو زندگی میں پہلی بار اور یا تقسیم ملک کے بعد پہلی مرتبہ مرکز سلسلہ قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا چنانچہ گنتی کے ان ایام کو انہوں نے خصوصی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارا۔ اور اپنے اس سفر کو اپنی غیر معمولی سعادت جانا۔

اکنافِ عالم سے آئے ہوئے احباب جماعت مرکز سلسلہ میں اس طرح گھل مل جاتے ہیں اور قادیان کی محبت سے اپنے تئیں اس طرح محسوس کرتے ہیں کہ گویا اپنے ہی گھروں میں اپنے ہی اعزہ و اقرباء کے پاس ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے احباب کے باہمی تودد و تعارف کا جو زرّیں موقعہ میسر آتا ہے اس سے امسال بھی احباب نے خوب فائدہ اُٹھایا۔ باہم مل کر رُوحانی باتیں کرکے، خدائی نشانات کا مشاہدہ کرکے اپنے ایمانوں میں تازگی حاصل کی اور روحوں کے لئے سے مستفید ہوئے۔ اجتماعی دعائیں ہوں یا انفرادی۔ ذکرِ الٰہی کی مجالس ہوں یا مقاماتِ مقدسہ بیت الدعا میں انفرادی نوافل کے مواقع ہر آنے والے نے اپنی ہمت اور ظرف کے مطابق رُوحانی فائدہ اٹھایا۔ بلکہ رمضان شریف کے بعد بابرکت ایام اور پُرنور راتوں کی مثال تو جلسہ کے ایام میں ہی نظر آتی رہی ہے۔

مرکزی مساجد میں پنجگانہ نمازوں کے التزام کے ساتھ جلسہ کے دنوں میں مسجد مبارک میں اجتماعی طور پر نماز تہجد کا التزام رہا۔ فجر کی نماز کے بعد مسجد مبارک کے اندر حدیث شریف کا درس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے دیا جبکہ مسجد اقصیٰ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دینے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل رہی۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش طور پر رہا۔ دار المسیح - مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ - تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول کی عمارات میں اجتماعی طور پر مہمانانِ کرام نے قیام فرمایا۔ نیز درویشانِ کرام کے گھروں میں بھی انفرادی طور پر مہمان قیام پذیر رہے۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

بخیر و خوبی اور نمایاں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا !

قادیان ۳۰ فتح (دسمبر) ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کے بخیر و خوبی اور نمایاں کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہونے کی جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اس طرح ہیں:-

ربوہ ۲۷ دسمبر۔ (بذریعہ تار) پاکستانی قافلہ (جو قادیان آیا تھا) اور ہندوستانی زائرین (جو ربوہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے) بخیریت پہنچ گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ دسمبر کو جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ کارروائی بہت کامیاب ہے۔

ربوہ ۲۸ دسمبر (بذریعہ تار) ربوہ کے جلسہ سالانہ کا دوسرا دن بھی بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے گزرا الحمد للہ۔

ربوہ ۲۹ دسمبر (بذریعہ تار) الحمد للہ جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ

اس دفعہ مہمانوں کی اجتماعی فرودگاہوں (مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول) کے احاطہ ہی میں مہمانوں کی سہولت اور احسن رنگ میں خدمات بجا لانے کے لئے طبّی انتظام کا دفتر کھلا رہا جہاں ضرورتمند احباب کو طبّی امداد بہم پہنچائی جاتی رہی۔ مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ اور ان کے مستعد عملہ نیز مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے رضاکارانہ پرخلوص خدمات سرانجام دیں۔ قادیان اور اس کے مضافات میں ایک عرصہ سے امساکِ باراں کے سبب خشک سردی پڑ رہی تھی جس سے فلو وغیرہ کے عارضہ کا اندیشہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال رہا۔ اور سارا جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے گزرا۔ کوئی غیر معمولی کیس نہیں ہوا اور ہر طرح خیریت رہی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جلسہ سالانہ کا جو تقریری پروگرام مرتب کیا گیا تھا خدا کے فضل سے تینوں روز نہایت کامیابی کے ساتھ جملہ اجلاسات ہوئے اور علماء کرام کی ٹھوس عالمانہ تقاریر سے سامعین کرام محظوظ ہوئے اور سب تقاریر کو بڑی دلچسپی اور توجہ سے سنا پسند کیا۔ تینوں روز احمدیہ جلسہ گاہ میں خاصی رونق ہوتی رہی۔ اپنے احباب جماعت کے علاوہ غیر مسلم دوست بھی خاصی تعداد میں شریک جلسہ ہوتے اور پوری دلجمعی کے ساتھ تقاریر کو سنتے رہے۔ جالندھر ریڈیو کے کارندے بھی تشریف لائے اور متعدد تقاریر کے ٹیپ ریکارڈ لیتے رہے۔

مردانہ جلسہ کے پہلے اور تیسرے روز کی کارروائی بذریعہ لاؤڈ سپیکر (جس کا تمام اجلاسات میں معقول انتظام تھا) زنانہ جلسہ گاہ میں بھی سُنی جاتی رہی۔ جبکہ درمیانے روز مستورات کا اپنا علیحدہ پروگرام تھا وہ بھی بحسن و خوبی پورا ہوا۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پاؤں میں پلستر لگا ہوا تھا۔ جس کے سبب وہ خود تو جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکیں لیکن نائب صدر صاحبہ کی نگرانی میں یہ اجلاس منعقد ہوا۔ محترمہ بیگم صاحبہ اسی حالت میں دار المسیح میں مقیم مہمانانِ کرام کی ضیافت اور خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ وزیر پنجاب نے حسبِ سابق امسال بھی پاکستانی احبابِ جماعت کے قافلہ اور چیدہ چیدہ ہندوستانی احبابِ جماعت کو بتاریخ ۲۱ دسمبر اپنے مکان پر دعوت دی۔ جہاں چائے اور مٹھائی کے ساتھ تواضع کرنے کے بعد پہلے سردار پریتم سنگھ صاحب نے تعارفی تقریر کی بعدہٗ خود جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے خطاب فرمایا جس میں جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اپنے تعلقات اور احباب جماعت کے حسنِ سلوک اور پُرخلوص

(باقی دیکھیں صا پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر توکل رکھتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے

غلبۂ اسلام کی عظیم بشارتیں ہمیں دی گئی ہیں لیکن عظیم قربانیوں کا بھی ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے

آؤ ہم عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی بھی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہم وہ اپنے ربّ کے حضور پیش کر دیں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
یکم نبوت ۱۳۴۸ ہش یعنی یکم نومبر ۱۹۶۹ء سے

تحریکِ جدید کا نیا سال

شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے جو قادر و توانا ہے، جو حسن و احسان کا منبع اور سرچشمہ ہے، جس کی توفیق کے بغیر انسان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اس کے فضل کو جاذب کرے ہم اپنے اس نئے سال کو شروع کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریکِ جدید کا یہ سال دفترِ اول کا چھتیسواں اور دفتر دوم کا چھبیسواں اور دفتر سوم کا پانچواں سال ہوگا۔ گزشتہ سال میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم سے کئے تھے ہمارے مالوں میں بڑی برکت ڈالی ہے۔ اگر ہم

اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے

بنتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو اور بھی زیادہ خرچ کریں تو اس کے فضلوں کے اور بھی زیادہ وارث بنیں گے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم سالِ رواں میں سات لاکھ نوّے ہزار روپے تحریکِ جدید کے لئے جمع نہ کر سکیں یہ ٹارگٹ Target جو میں نے جماعت کے سامنے رکھا تھا وہاں تک ہم نہیں پہنچ سکے۔ گو گزشتہ سال کے مقابلہ میں قریباً اسّی ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ لیکن ابھی دو لاکھ سے اوپر کا فرق ہے۔ سات لاکھ نوّے ہزار روپے کے مقابلہ میں جو وعدے ہوئے ہیں وہ چھ لاکھ بیس ہزار روپے کے ہیں۔ لیکن میری طبیعت میں گھبراہٹ نہیں پیدا ہوئی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی غفلت کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک اور وعدہ جماعت نے کیا ہوا تھا جس کی ادائیگی کا زمانہ ختم ہو رہا تھا اور جس کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت بھی تھی۔ اور جس کی طرف میں نے بھی جماعت کو بار بار متوجہ کیا۔ اور وہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کو پورا کرنا تھا۔ چونکہ جماعت اس طرف متوجہ رہی اور جماعت نے اس میں بھی کافی مالی قربانی دی ہے اس لئے ہمارے سامنے جو مقصود تھا کہ ہم تحریکِ جدید کے لئے سات لاکھ نوّے ہزار روپے جمع کریں گے۔ اس میں ہم کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیونکہ اس عرصہ میں (صحیح اعداد و شمار تو اس وقت ہمارے ذہن میں نہیں) میرا اندازہ ہے پانچ سات لاکھ روپے یہاں کی جماعتوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ادا کئے ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان پانچ سات لاکھ روپے کی ادائیگی کے ساتھ ہی انہوں نے تحریکِ جدید کے لئے

اسّی ہزار روپے کی زاید رقم

کا وعدہ کیا ہے۔ تو باوجود اس کے کہ جو ٹارگٹ Target مقرر کیا گیا تھا اس تک ہم نہیں پہنچنے پائے لیکن پھر بھی جماعت نے بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے

یہ بھی

بڑی خوشکن بات

ہے کہ مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کی تعداد میں قریباً اڑھائی ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے الحمد للہ۔ ایک اور چیز ہمارے سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے تحریکِ جدید کے ہر دفتر (یعنی اوّل۔ دوم۔ سوم) کے عطیہ کی جو فی کس اوسط بنتی ہے وہ جماعت کے سامنے پیش کی تھی۔ اور میں نے بتایا تھا کہ دفترِ اوّل میں حصہ لینے والوں کی اوسط فی کس ۱۹ روپے بنتی ہے۔ دفترِ دوم کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ترقی کا بڑا وسیع میدان ان کے سامنے ہے۔ دفترِ دوم کو اس طرف بھی کچھ توجہ ہوئی ہے چنانچہ سالِ رواں میں ۱۹ روپے کے مقابلہ میں جو اوسط بنی ہے وہ ۲۴ روپے فی کس ہے یعنی ۵ روپے فی کس کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بھی خوشکن ہے۔ لیکن اس اضافہ پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے بلکہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ اچھی اور خوشکن اوسط فی کس ہونی چاہیئے۔

ایک اور بات

جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تحریکِ جاید کے وعدے جیسا کہ میں نے بتایا ہے پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال اسّی ہزار زاید کے ہیں اور یہ وعدے چھ لاکھ تیس ہزار روپے کے ہیں۔ لیکن اس وقت تک وصولی صرف تین لاکھ اسّی ہزار روپے ہوئی ہے یعنی یکم ابریل تک دو لاکھ پچاس ہزار روپے اور وصول ہونا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفتر کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ گزشتہ چھ ماہ میں بڑا حصہ وہ تھا جس میں جماعت کی فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدے پورا کرنے کی طرف توجہ تھی۔ یہ وعدے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہو چکے (سوائے چند استثنائی حالات کے) اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے ہم اس کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو ہم نے کیا یا جو کر سکے ہیں اس کے اوپر ہمارا بھروسہ نہیں۔ کیونکہ انسان محض اپنی قوت یا طاقت یا مال کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے

خدا کرے

کہ ہم اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود جو حقیر رقم بھی اس کے حضور پیش کر چکے ہیں، وہ اسے اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی رحمت سے نوازے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ بقیہ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کے وعدے بھی انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ کے اس بقیہ عرصہ میں یعنی یکم اپریل تک

منظوم کلام — حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جنگِ روحانی

کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
جنگِ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگِ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریفِ نامدار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اُتار
نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بے کار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

رشتہ دار ہو جائیں گے۔

بعض بڑی جماعتیں

مالی قربانی کے لحاظ سے بڑی ہی سست واقع ہوئی ہیں جن میں سے ایک راولپنڈی کی جماعت ہے۔ دوست ان کے لئے دعا بھی کریں کیونکہ میرا تاثر یہ ہے کہ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اس میں وہ کمی نہیں کرتے لیکن جہاں تک انسانی کوششوں میں برکت کا سوال ہے ان کی کوششوں میں برکت نظر نہیں آتی اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جس خرابی کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے محروم ہو گئے ہیں خرابی یا یہ بیماری دور ہو جائے۔ بعض دفعہ تکبّر جماعتی بھی ہوتا ہے۔ یعنی بعض جماعتوں میں تکبّر پیدا ہو جاتا ہے یہ بھی شاید کسی تکبّر یا نخوت یا خود پسندی یا اپنے مقام کو نہ پہچاننے کی وجہ سے برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ بہر حال خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی کس قسم کی بیماری ہے۔ جس نے ان کے کام سے برکت چھین لی ہے۔ خدا کرے کہ ان کے کام بابرکت ہوں۔ وہ شافی مطلق جس کی تشخیص ہی صحیح ترین اور سب سے اچھی، اور جس کا علاج بھی بہترین علاج ہے وہ ان کا طبیب بنے اور وہ ان کی بیماری کو دور کرے تا ان کی کوششوں کے بھی بہترین نتائج نکلنے شروع ہو جائیں۔ کچھ اور مقامات بھی ایسے ہوں گے اللہ تعالیٰ سب پر ہی فضل کرے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ

کام بڑا ہی مشکل ہے

اس میں اندرونی رکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی رکاوٹیں بھی۔ ایک طرف روس ہے جو بالکل دہریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کو نہیں مانتا۔ اس کے قائدین نے ایک وقت میں ساری دنیا میں یہ اعلان کیا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہم زمین سے اللہ تعالیٰ کے نام کو، اور آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کے وجود کو مٹا دیں گے۔ یہ لوگ روحانیت میں اس قسم کے ہیں۔ لیکن آخر ہیں تو اللہ تعالیٰ کے بندے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ پھر سے وہ اپنے پیدا کرنے والے رحیم و کریم کو پہچاننے لگ جائیں۔ اور اس کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ یا تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے یا وہ دنیا سے اسی طرح مٹا دیئے جائیں گے جس طرح آج سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے باغیانہ اور مفسدانہ طور پر کھڑی ہونے والی قوموں کے نام و نشان مٹا دیئے گئے۔

انسانی تاریخ نے

ان میں سے بعض کی ہلاکت کے حادثے کو محفوظ رکھا اور ان کے کچھ واقعات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہزاروں ہزار بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ ایک لاکھ اور چند ہزار قومیں، جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوئے ان میں سے اکثر ایسی ہی ہوں گی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور وہ دنیا سے مٹا دی گئیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے دوسروں کو عبرت کا سبق دینا نہیں چاہتا تھا اس لئے تاریخ انسانی نے ان قوموں کے نام اور ان کی تاریخ اور ان کے واقعات جس رنگ میں اور جس طور پر

اللہ تعالیٰ کا غضب

ان پر بھڑکا اس کو یاد اور محفوظ نہیں رکھا اس قوم یعنی Russia (روس) کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہی انذار کیا ہے کہ اگر تم اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس قوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔ پھر یورپ ہے امریکہ ہے۔ اگرچہ یہ اقوام بحیثیت قوم اس رنگ میں، اس طور پر دہریہ اور اللہ تعالیٰ کی دشمن تو نہیں جس طرح روس ہے لیکن ان کی عملی حالت اور ان کے ایک حصے کی ظاہری حالت بھی ایسی ہی ہے جیسے روس میں بسنے والوں کی۔ پھر جزائر کے رہنے والے ہیں۔ ان کی حالت بھی نیک اور پاک نہیں۔ یہ سب اقوام اللہ سے دور اس کے پیار سے محروم ہیں۔ اس لئے یہ سب اقوام خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کی دوست اور ہمدرد نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان کے اوپر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان سے بے انصافی برتی جا رہی ہے۔ لیکن ہمارے پیارے خدا عزّاسمہ نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ

ہمیں یہ خوشخبری دی ہے۔ اور آپ کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ عربیہ ممالک کی پریشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دور کی جائیں گی[1] اور اصلاح احوال کے سامان پیدا ہوں گے۔ اسی طرح اہل مکّہ کے متعلق خدائے ذوالجلال نے یہ پیشگوئی کی کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں داخل ہو جائیں گے[2]۔ اب مسلم ممالک سے جو بے انصافی ہو رہی ہے اس بے انصافی کو دور کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر دو قسم کے بوجھ ڈالے گئے ہیں ہم پر

دو قسم کی ذمّہ داریاں

عائد کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے والوں کی صحیح تربیت اور حقیقی اصلاح کریں تا کہ ان کے دلوں میں حقیقی نیکی اور تقوٰے پیدا ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس طرح محبوب بن جائیں جس طرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمتوں کے حصہ پانے والے تھے۔

ہم پر

دوسری ذمّہ داری

یہ عاید کی گئی ہے کہ وہ قومیں جو خدا تعالیٰ سے دوری اور بُعد کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں ان کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو ایک زندہ رسول ہیں جن کے روحانی فیوض و برکات قیامت تک جاری ہیں اور خدائے قادر و توانا کی طرف جو زندہ خدا اور عظیم قدرتوں والا خدا ہے اور ہر قسم کی صفات حسنہ سے متصف ہے اور جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے اور جس کا قہر ایک لحظہ میں ہر چیز کو ہلاک اور ملیامیٹ اور نابود کر سکتا ہے اس زندہ خدا اور اس زندہ رسول کی طرف ان کو لانے کی کوشش کریں۔ اور تبشیر کے ساتھ انذار کے پہلو کو بھی [illegible] رکھیں۔ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو جھنجھوڑیں۔ ان کو جگانے اور بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ مگر وہ اس طرح خواب میں بدمست پڑے ہیں کہ ہماری آواز سننے کے وہ اہل ہی نہیں۔ اور جو نیند سے بیدار ہیں وہ ہماری آواز کو سننے کیلئے تیار نہیں۔ لیکن اگرچہ وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں، اگرچہ ان میں سے بہت سے

روحانی لحاظ سے

اتنی گہری نیند میں مدہوش ہیں کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ تم جاؤ اور ان کو جگاؤ اور بیدار کرو۔ اور ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف لے کر آؤ اور ان کے دلوں کے سارے اندھیروں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان کے اندر نیکی اور تقوٰے کا بیج بو دو۔ اس غرض کے لئے پہلے زمین صاف کرنی پڑتی ہے اور اسے کاشت کے قابل بنانے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے پھر اس قسم کا بیج بویا جاتا ہے

ہم کمزور اور بے بس اور بے مایہ ہیں

مگر کام بڑا ہی اہم ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ذمہ داری بڑی ہی بھاری ہے جو ہمارے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ہمیں بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں[1]۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرہ مٹی میں مل تو جاتا ہے لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تقویٰ عطا ہوگا کہ وہ اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آواز کو سن کر اس پر لبیک کہنے والے اور اسی پر جان دینے والے ہوں گے۔ اور وہ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے۔ اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی۔

پھر آپ نے فرمایا ہے کہ ہندو مذہب کا ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہوگا[2] ہندو تو ہیں جو نہ صرف بھارت میں بلکہ بڑی Minorities (اقلیتوں) کی حیثیت میں بعض دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں ان کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کریں گی۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو اپنا کر

۱؎ تذکرہ صفحہ ۵۵۸ ۲؎ نورالحق حصہ دوم (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

۱؎ تذکرہ صفحہ ۸۱۰ و ۱۱۴۱ ۲؎ تذکرہ صفحہ ۳۰۲

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوں گی۔

اسی طرح آپؑ نے فرمایا ہے :-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں
اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں
اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی
مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔"[۱]

ان بدبختوں اور بدقسمتوں کا دلی تعلق زندہ اور قادر خدا سے قائم کرنا اور اس کے لئے انتہائی قربانیاں دینا اور ایثار دکھانا اور تضرع اور خشوع سے دعاؤں میں لگے رہنا، یہ ہے وہ ذمہ داری جو ہم پر عاید کی گئی ہے۔

پھر انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید پرندے پکڑ رہے ہیں۔[۲]

پس

ساری دنیا ہی

انتہائی گند کے اندر مبتلا ہے۔ مثلاً روس ہے وہاں کے لیڈروں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ دعوےٰ کر دیا کہ ہم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے (نعوذ باللہ) پھر یورپ کے بسنے والے بداخلاقیوں کے گند اور کیچڑ میں لت پت ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ یہاں رہتے ہوئے اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ انگلستان کے یہ سفید پرندے الٰہی نور کے سامانوں سے بے حد غافل ہیں۔ ان کی ظاہری سفیدی پر اتنے بدنما دھبے پڑے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انسانی دل اور روح کو اللہ تعالیٰ نے تو کس قدر منور بنایا تھا لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ سے ان ظلمتوں کو پیدا کر لیا جنہوں نے ان کے نور کو، ان کے ماحول سے باہر نکال دیا اور وہ روحانی لحاظ سے اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پس روس میں ریت کے ذروں کی طرح احمدی مسلمانوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا

آپ کی ذمہ داری ہے

یورپ وامریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ ان اعمالِ صالحہ کو بجا لائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ عرب ممالک میں اصلاح احوال کے سامان پیدا کرنا۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکہ کے مکینوں کو قادر و توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں اور بڑے ہی مشکل کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج بھی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ ان بشارتوں اور اس انذار اور ان ذمہ داریوں سے جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے۔ ان کو بھی ہم نے ہوشیار اور بیدار کرنا ہے

اس وقت جو کام بھی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے کرنا ہے وہ جماعت احمدیہ نے کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت کو بشارتیں دیتا ہے تو یہ تو نہیں کرتا کہ آسمان سے فرشتے بھیج دے اور وہ اس اسباب کی دنیا میں کامیابی کے سامان پیدا کر دیں

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے جب ساری دنیا کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا تو اس کے مقابلہ میں جب شیطان نے اپنی میان سے تلوار کو نکالا تاکہ مسلمانوں کو ہلاک کر دے اور اسلام کو مٹا دے تو اس تلوار کا مقابلہ کرنے کے لئے فرشتے نہیں آئے تھے بلکہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے رب اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانا تھا۔ انہوں نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی گردنیں اس طرح آگے رکھ دیں جس طرح ایک بھیڑ مجبوری کی حالت میں قصائی کی چھری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو دیکھ کر اور اس اخلاص پر نگاہ کر کے ان کی گردنوں کی حفاظت کے بھی سامان پیدا کر دیئے اور اسلام کے غلبہ کے بھی سامان پیدا کر دئے۔

لیکن

آج تلوار کا زمانہ نہیں ہے

آج زمانہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴ و حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں :-

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ، کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۸)

اسی طرح ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں :-

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ساری دنیا کے پیشوا ہوں گے) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۵)

لیکن اس درخت کی آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس میں نلائی کرنے کے لئے

قربانی آپ نے دینی ہے

آسمان سے فرشتوں نے اتر کر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا۔ لیکن اگر وہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں اپنی جانیں قربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! میں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں۔ تاکہ ساری دنیا میں اسلام کے مبلغ پہنچیں اور وہاں

اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل دئے ہیں وہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (جیسا کہ اب بھی بعض سے یہی سلوک ہوتا ہے) ان کے ذریعہ سے غافل اور اندھیرے میں بسنے والے بندوں کو آسمانی نشان بھی دکھائے جہاں بھی اس نیت کے ساتھ ایک احمدی مبلغ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے اس نے حیران کن نظارے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق پیدا کرتا ہے

پس

تخم تو بویا گیا

یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور ثمر آور ہوگا لیکن اس تخم کی نشوونما کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے اس کو ہم نے پیش کرنا اور مہیا کرنا ہے۔

غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں اور عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس آؤ

ہم آج یہ عہد کریں

کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں، اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں۔ ہماری یہ خواہش پوری ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے

اور وہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے پیار کی اور اپنی رضا کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھائے۔

اللّٰھم آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ دسمبر ۶۹ء

اعلانات نکاح

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ رفتح ۱۳۴۸ ہش (۵ر دسمبر ۱۹۶۹) کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں میری بیٹی عزیزہ سلیمہ بشریٰ کا نکاح عزیزم مکرم محمود احمد فاروقی لاہور کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

۲۔ مورخہ ۲۱/۱۲/۶۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں مکرم سلیم احمد صاحب ابن فضل الرحمٰن صاحب ساکن یادگیر کا نکاح عزیزہ نفیسہ بیگم صاحبہ بنت محبوب علی صاحب مرحوم ساکن امرگی سے بعوض ۱۱۰۰ روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار محمد رحمۃ اللہ غوری یادگیر[۳]

---

[۱] حقیقۃ الوحی ص ۲۵۷ [۲] تذکرہ ص ۱۸۱

[۳] انہوں نے اس خوشی میں دس روپے بطور امانت بدر عنایت فرمائے ہیں۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ۷۸واں کامیاب جلسہ سالانہ

رپورٹ بقیہ صفحہ اول

... اور دعاؤں میں گزارتے ہیں۔ بیت الدعا اور دیگر مقامات مقدسہ میں جاکر دعائیں اور عبادات بجا لاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نیک و پاک مقاصد پورے کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے تمام حاضرین سمیت ایک لمبی اور پرسوز اور رقت سے بھری اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ساری دنیا میں اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بول بالا ہو۔

پیغام حضرت امام جماعت احمدیہ

اجتماعی دعا کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر قافلہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنایا جو حضور نے اس جلسہ سالانہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ اور جس میں سب سے پہلے درویشان قادیان اور پھر بیرونی جماعتوں سے آنے والے احباب کو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کے گرانقدر تحفہ سے نوازا۔ اس پیغام کے ذریعہ حضور انور نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آجکل ساری دنیا کے اندر جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بہت ہی خطرہ میں ہے سب دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب پر اپنا فضل و رحمت نازل فرمائے آمین

دوسرا پیغام

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کا دوسرا خصوصی پیغام سنایا جو جلسہ سے قبل بذریعہ تار پہنچا تھا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدات

اس روحانی اجتماع کی پہلی تقریر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد معلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس پہلو کو بیان فرمایا جو معاہدات کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا۔ یعنی حضور صلعم کے معاہدات کن حالات میں ہوئے اور ان کو کس طرح نبھایا۔ آپ نے بتایا کہ حضورؐ کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو انفرادی رنگ میں بھی اس قدر جامع۔ اتم اور کامل ترین ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر تلاش کرنا محال ہے۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ ایفائے عہد عرب قوم کی خصوصیت سمجھا جاتا تھا۔ اس کے باوجود قومی اور انفرادی اغراض کے پیش نظر معاہدات کا توڑنا بھی عام تھا۔ لیکن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات کے ساتھ ہی ساتھ عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔ آپؐ نے بین الاقوامی تعلقات میں معاہدہ کو سب سے اہم قرار دیتے ہوئے یہ تعلیم دی کہ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا کہ تم اپنے عہد و پیمان کا ایفاء کرو کیونکہ ہر عہد کے ایفاء کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا۔ نیز حضور صلعم نے فرمایا مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (بخاری کتاب الجہاد) یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا مرتکب ہوگا جو کسی (لفظی یا عملی) معاہدہ کے نتیجہ میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے وہ (علاوہ اس دنیا کی سزا کے) قیامت میں جنت کی ہوا سے محروم رہے گا

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں مندرجہ ذیل معاہدات و صلح ناموں کا تفصیل سے ذکر فرمایا:-

۱۔ معاہدہ حلف الفضول میں آپؐ کی شرکت ۲۔ معاہدہ عقبہ ثانیہ ۳۔ ہجرت کے بعد مدینہ کے یہود کے ساتھ معاہدہ ۴۔ سراقہ بن جعشم کے لئے پروانہ امن اور اس کا ایفاء ۵۔ قبیلہ بنو عامر سے معاہدہ ۶۔ معاہدہ صلح حدیبیہ ۷۔ اہل نجران سے معاہدہ۔

تبلیغ اور جماعت احمدیہ

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بنگال و اڑیسہ کی مندرجہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے اسلام و بانیٔ اسلام صلعم کی ہمہ گیر بعثت اور مقبولیت کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آنحضرتؐ نے ساری عمر فریضہ تبلیغ سرانجام دیا اور آپؐ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی اسی فریضہ کی تکمیل میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ جس کے نتیجہ میں اسلام تھوڑے عرصہ میں اکناف عالم میں پھیل گیا اور اسلام کا جھنڈا متمدن دنیا میں لہرانے لگا۔

موصوف نے مسلمانوں کی زبوں حالی اور تبلیغی سرگرمیوں کے زوال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ عظیم انقلاب کا ذکر فرمایا۔

اس ضمن میں فاضل مقرر نے الہام الٰہی I shall give you a large party of Islam کا ذکر کرتے ہوئے بیرونی ممالک میں قائم شدہ مشنوں کی تفصیل تعداد مشن۔ مرکزی و لوکل مبلغین کی تعداد مساجد۔ درسگاہیں۔ ہسپتال و پریس وغیرہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا

میں نے اسلام کیوں قبول کیا

اس عنوان پر سوئٹزرلینڈ کے نومسلم احمدی مکرم رفیق چینن صاحب Mr. Rafique Channen کی انگریزی زبان میں تقریر ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف سے سلام اور درخواست دعا پہنچائی۔ آپ نے بتایا کہ جب سوئٹزرلینڈ میں معلوم ہوا کہ احمدی مسلمانوں کی ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے تو ایک پادری نے ایک پمفلٹ لکھا جس میں افریقہ میں احمدیت کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے عیسائیوں کے لئے مسجد کی تعمیر کو خطرہ قرار دیا۔ جب ۱۹۶۳ء میں سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جو اس وقت جنرل اسمبلی کے صدر تھے ایک سادہ تقریب میں اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت بھی ایک پادری نے مخالفت کی کہ کیوں میئر Mayor اس چھوٹی سی تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔! اس کا بھی کافی پروپیگنڈا ہوا۔ اور سٹی کونسل میں بھی اس کا چرچا ہوا۔ اور ایک پادری احمدیہ لٹریچر کے ساتھ پہنچا کہ احمدیوں کو کسی قسم کی مدد نہ دی جائے۔ اس کے جواب میں سٹی کونسل میں ایک ممبر نے کہا کہ پادری صاحب بھی پاکستان میں تبلیغی مشن شروع کریں غرض سارا شہر اس مسجد کی تعمیر کی تائید میں تھا۔

سارے سوئٹزرلینڈ میں صرف یہ ایک ہی مسجد ہے۔ عید کے موقع پر تمام مسلمان وہاں نماز کے لئے آتے ہیں۔ تمام سفراء طلباء۔ مقامی مسلمان آبادی، خواہ وہ سوئس ہوں یا کسی اور مقام کے، وہاں عید کے لئے آتے ہیں

میں ایک راسخ العقیدہ عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا۔ تقریباً دس سال کی عمر میں مجھے عیسائیت کے بارے میں تعلیم دی جاتی تھی کہ خدا کا ایک بیٹا ہے اور اپنے اس اکلوتے بیٹے کو خدا نے دنیا میں اصلاح کیلئے بھیجا۔ تو میں نے اپنی استانی سے سوال کیا تھا کہ کیا خدا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کی ضرورت محسوس کی۔ اس کے بعد کفارہ کا جو عقیدہ عیسائیت میں رائج ہے، اور عیسائیت کا بنیادی عقیدہ ہے اس نے بھی میرے دل میں عیسائیت کے تعلق سے شکوک و شبہات پیدا کر دئے۔ میں نے سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشن سے رابطہ پیدا کیا۔ اور اس سلسلہ میں اپنے معلومات بڑھاتا رہا اور سوچتا رہا۔ بالآخر مجھ پر حق و صداقت منکشف ہوئے اور میں ۱۹۷۰ء میں جماعت میں داخل ہو گیا۔

میں نے جماعت کو کیوں قبول کیا؟ اس میں نہ صرف میرے خیالات کی تشفی تھی، بلکہ جماعت کے لوگوں کا نیک نمونہ بھی شامل تھا نہ صرف دلائل اور براہین تھے بلکہ احمدیوں کے عملی نمونہ کی بڑی اہمیت ہے

مکرم رفیق چینن صاحب کی اس دلچسپ تقریر کا اردو ترجمہ مکرم میر احمد صادق صاحب ایم اے آف حیدرآباد دکن نے سنایا

اسلام مجھے کیوں پیارا ہے

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور ہر مذہب کا ماننے والا شخص اپنے مذہب کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کے اطمینان قلب کے لئے کافی ہے۔ اور اس کی زندگی کا مقصد اس مذہب کو قبول کرنے سے اسے حاصل ہے۔ لیکن اگر ان مذاہب کا تفصیلی جائزہ لیا جائے اور اس امر کی کھوج لگائی جائے تو کچھ اور حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے۔ مثلاً خدا کا جو تصوّر اس کے ذہن میں محفوظ ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ وہ تعلیم جو اس کے لئے اس کا مذہب پیش کرتا ہے اس کی زندگی کے ہر مرحلے کے لئے کافی اور

کامل ہے یا نہیں۔ کیا ان مذاہب کے بانی ان تعلیمات کے لئے کامل نمونہ چھوڑ گئے ہیں یا نہیں؟

اس تمہید کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اسلام کی خوبیاں اور اس کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اپنا روح پرور خطاب جاری فرمایا۔ آپ نے اسلام کے پیش کردہ زندہ خُدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کے اوصاف و فضائل نہایت دلنشین اور قابلِ توجہ انداز میں پیش فرمائے۔ مثلاً اسلام نے خداتعالیٰ کا جو تصوّر پیش فرمایا ہے وہ سورۂ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں موجود ہے۔ فاضل مقرر نے بہترین انداز میں ربّ العالمین رحمٰن۔ رحیم اور مالک یوم الدین کی تشریح فرمائی۔ اسی طرح قرآن کریم کی عظمت اور اس کے حسن و جمال کا تذکرہ فرمایا۔ نیز سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ اور بے نظیر اور عظیم الشان تعلیمات کا ذکر فرمایا۔ آپ کی یہ تقریر نہایت توجہ اور انہماک سے سُنی گئی۔

اس کے بعد چند ضروری اعلانات کئے گئے اور ½ ۲ بجے پہلے روز کا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

مجالسِ مذاکرہ

مورخہ ۱۸ ر فتح (دسمبر) کی رات کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی زیرِ نگرانی ایک مجلسِ مذاکرہ منعقد کی گئی جس میں مرکزی عہدیداران کے علاوہ مختلف جماعتوں کے عہدیداران۔ مبلغین کرام اور صاحب الرائے افراد نے شرکت فرمائی۔ اس مذاکرہ میں جماعتہائے احمدیہ کو پیش آمدہ بعض ضروری مسائل کے متعلق غور و فکر کیا گیا۔ اور مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔

اسی قسم کی ایک اور مجلسِ مذاکرہ مورخہ ۲۰ ر فتح کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر و عصر منعقد ہوئی۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

اس روحانی و دینی اجتماع کے دوسرے دن کی پہلی نشست محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر قافلہ پاکستان کی زیرِ صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم مولوی صالح محمد خاں صاحب شاہد کی نظم کے بعد شروع ہوئی۔

شہری زندگی کو پُرامن بنانے کے لئے حضرت رسولِ کریم صلعم کی تعلیمات

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر مبلّغ بمبئی کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ تمدّن اخلاق ہی کی عملی اور اجتماعی صورت کا نام ہے یعنی اخلاق سے جہاں افراد کی پاکیزگی مراد ہے وہاں تمدّن قومی پاکیزگی کا بھی نام ہے۔ اخلاق کا وہ نقطہ جو قوم اور سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہے وہی تمدّن کہلاتا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے موجودہ زوال پذیر تمدّنی زندگی کا نقشہ کھینچنے کے بعد شہری و تمدنی زندگی کو پُرامن بنانے اور مسرت انگیز معاشرہ کے قیام کے لئے سیّد و مولیٰ حضرت سرورِ کائنات کی بعض تعلیمات کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ خداتعالیٰ نے تمدّن کو تین صفاتِ الٰہیہ کے ماتحت تین حصّوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ یعنی ربّ الناس کے تحت تمدّن کی پہلی قسم اہلی و قومی تعلقات اور تربیت کے اصولی بیان کئے گئے اور ملک النّاس کے تحت حاکم و محکوم اور مالک و نوکر کے تعلقات پر بحث کی گئی۔ اور الٰہ النّاس میں تمدّن کی تیسری قسم مذہبی تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ خاکسار نے تمدّن کی ان تینوں شقوں کو بیان کرتے ہوئے اس ضمن میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔

حضرت گورونانک رح کی عظیم شخصیت اور اسلام

اس موضوع پر مکرم گیانی عبداللطیف صاحب نے بزبان پنجابی تقریر کی۔ موصوف نے حضرت گورونانک رح کی توحید پرستی، محبتِ الٰہی اور نوعِ انسان سے محبت اور حقوق العباد کی تعلیم پر ان کے اپنے شبدوں میں روشنی ڈالی۔ نیز موصوف نے گوروجی مہاراج کے اسلام سے تعلق کو بھی وضاحت سے بیان کیا اور بتایا کہ کسی کی بزرگی کی یہ بھی ایک زبردست دلیل ہے کہ اسے جہاں سے بھی صداقت ملے وہ اسے حقارت سے نہ دیکھے۔ حضرت گورونانک کے اسی وصف نے ان کو اپنے زمانہ کا ممتاز فرد بنا دیا ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر استاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر قادیان نے فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری و تبشیری پیشگوئیاں

مذکورہ بالا موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے مشہور مذاہب کا مطالعہ کرنے پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر مذہب میں آخری زمانہ کے اندر روحانی مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ اس زمانہ کی جو علامات بیان ہوئی ہیں اس زمانہ پر پورے طور پر منطبق ہوتی ہیں۔ نیز سائنسی ترقی اور رسل و رسائل کی سہولت کے نتیجہ میں ساری دنیا ایک شہر کی طرح ہو گئی ہے چونکہ اس طرح دنیا جسمانی طور پر متحد ہو رہی ہے اس لئے دنیا کا یہ اتحاد نامکمل ہے جب تک روحانی لحاظ سے بھی متحد نہ ہو جائے۔ اس لئے اس زمانہ کا مصلح، موعودِ اقوامِ عالم ہے۔ اور مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ موعود میں ہی ہوں۔ خدائے عالم الغیب نے آپؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے آپؑ کو بہت سی ایسی باتوں کی قبل از وقوع خبر دی جو اپنے وقت پر پوری ہو کر صداقت کا نشان بنیں۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں جو عظیم الشان بشارتوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی انذار کے پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں۔ فاضل مقرر نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ذات کے ساتھ، آپؑ کی جماعت کے ساتھ، اور مرکزِ سلسلہ قادیان کے ساتھ تعلق رکھنے والی بعض عظیم الشان بشارتوں کا تفصیلاً ذکر کر کے ولولہ انگیز حقائق پر روشنی ڈالی۔

مضمون کا دوسرا حصہ بیان کرتے ہوئے محترم مولانا نے وبائے طاعون اور زار روس کے متعلق پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وضاحت کے مطابق زلازل میں سے جنگِ عظیم اوّل، جس کی بہت سی تفصیلات بڑی صفائی سے پوری ہوتی دنیا نے دیکھیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے اس عالمگیر تباہی کا ذکر کیا جس کے بارہ میں مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۸ء میں دنیا کو انتباہ فرمایا تھا اور حضرت امام عالی مقام نے ۱۹۶۷ء میں یورپین اقوام کو اس سے متنبہ کیا۔ اور بتایا کہ تیس سال کے اندر اندر یہ تباہی آنے والی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا سے اپنا تعلق پیدا کر کے اس تباہی سے بچنے کی صورت بنائے ورنہ تباہی یقینی ہے۔

محترم مولوی صاحب کی اس تقریر اور ضروری اعلانات کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

دوسرے دن کا شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا شبینہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں ۸ بجے شب محترم ڈاکٹر سیّد اختر احمد صاحب ایم اے ڈی لٹ آف پٹنہ کی زیرِ صدارت مکرم صالح محمد خاں صاحب شاہد کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب کی نظم کے ساتھ شروع ہُوا

ذکرِ حبیبؑ

سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے ذکرِ حبیب کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے حضورؑ کی سیرت میں سے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ جذبۂ ہمدردی۔ خدام کے ساتھ حسنِ سلوک وغیرہ موضوعوں پر مختلف روایتیں بیان فرمائیں جو ازدیادِ ایمان کا باعث اور نہایت روح پرور تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ کریمہ کے واقعات سن سن کر تمام حاضرین خوب خوب محظوظ ہوتے رہے۔

امامِ وقت کی ضرورت اور ان کے کام

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولینا بشیر احمد صاحب فاضل کی مذکورہ موضوع پر ہوئی۔ آپ نے آیت هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا ... (سورۂ جمعہ) کی تلاوت کر کے انبیاء کرام کے کام کو بیان کیا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر فرمایا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت مسلمانوں کے ضلالت کن حالات کے بارے میں حضرت رسولِ کریم صلعم کی مختلف پیش خبریاں بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس دجّالی فتنہ کی پامالی کے لئے ایک بہت بڑی ہستی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضور صلعم نے خود اس سلسلہ میں بشارت دی تھی کہ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا فِي أَوَّلِهَا وَالْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ فِي آخِرِهَا۔ چنانچہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق عین موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خداتعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے آنے والے امام کے کام بھی وہی ہوں گے جو اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں تھے۔ نیز خاص طور پر آنے والے مسیح موعود کا کام آنحضرت صلعم نے یہ بیان فرمایا تھا کہ يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَفِيضُ الْمَالَ۔ فاضل مقرر نے مختلف حقائق کی روشنی میں واضح فرمایا کہ یہ تینوں کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بخوبی سرانجام دیے

اس پر جوش تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے اور شبینہ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

اس مقدس جلسہ کی تیسری نشست کا پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہُوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم مولوی صالح محمد خاں صاحب شاہد کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہُوا۔

موجودہ زمانہ کے بارہ میں اسلام کی پیشگوئیاں

عنوانِ بالا پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ایک بسیط تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور وقتِ مقررہ پران کا پورا ہونا آپؐ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ قرآن کریم نے موجودہ زمانہ کے حالات کا نہایت بہترین نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ فاضل مقرر نے آیات قرآنی "وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا عُذْرًا اَوْ نُذْرًا اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ" کی نہایت بہترین رنگ میں تشریح کی۔ اور انہیں نہایت عمدہ پیرائے میں حالاتِ حاضرہ پر چسپاں کیا۔

فاضل مقرر نے سورۃ التکویر میں بیان فرمودہ تمام پیشگوئیوں کی بھی وضاحت کی۔ اس سلسلہ میں آپ نے دجّال و یاجوج ماجوج کی تمام ایجادات، مسئلہ فلسطین، تسخیر قمر وغیرہ امور پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ بالآخر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

جماعتِ احمدیہ مالی قربانیوں کے میدان میں

اس موضوع پر مکرم محترم چودھری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال (آمد) نے نہایت اچھے رنگ میں تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات کو بیان کرنے کے بعد پیدا شدہ نامساعد حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان حالات کے بعد خدا تعالے نے جس رنگ میں جماعت میں پھر ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ مالی لحاظ سے جماعت کو خدا تعالے نے دوبارہ اٹھنے کی جو ہمت عطا فرمائی ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ چنانچہ تقسیم ملک کے کچھ ماہ کے بعد مرکزی دفاتر کی تنظیم کو پھر سے شروع کیا گیا۔ اور دوسری طرف احباب جماعت کے قلوب کے اندر مالی قربانی کے غیر معمولی جذبات پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد پہلے سال انجمن کا سالانہ بجٹ صرف پچاس ساٹھ ہزار روپے تھا مگر یہ ترقی کرتا چلا گیا۔ اور آج جماعت ہند کی مجموعی مالی قربانی کا سرسری جائزہ لیا جائے تو $1\frac{1}{2}$ لاکھ روپیہ سالانہ سے کم نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد میں دین کے لئے مالی قربانیوں کا یہ معجزانہ انقلاب اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس لئے پیدا ہوا کہ ہر احمدی کا یہ پختہ ایمان ہے کہ

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے
ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟
ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت
ہے جس پر اسلام کی زندگی،
مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی
تجلّی موقوف ہے"
(فتح اسلام)

موصوف نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف ضروریات کا ذکر کرنے کے بعد مالی قربانیوں کی ضرورت پر زور دیا۔

خالق و مخلوق کا رشتہ

اس اجلاس کی تیسری تقریر مذکورہ بالا عنوان پر مکرم و محترم جناب ڈاکٹر اختر احمد صاحب اُورینوی ڈی لٹ پٹنہ کی تھی۔ آپ نے اس موضوع کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مضمون حاصلِ حیات ہے۔ زندگی اور عالم کی پیدائش کی غرض اس مضمون سے وابستہ ہے۔ تمام پیغمبر، رشی، منی ابتدائے تہذیب سے یہ مضمون بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ خدا اور انسان اور اس کی خلقت کا کیا رشتہ ہے اور ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق بنیادی بات یہ ہے کہ الہام کے سوا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم کمزور انسان اس رشتۂ محبت کو جانیں۔ کیونکہ محبت کی راہ بہت لطیف اور پیچیدہ ہے۔ اور یہ معاملہ بڑا ہی نازک ہے۔ ایک طرف الہامِ الٰہی خود ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے تو دوسری طرف خود اس نے ہماری روحوں اور ہمارے نفسوں کے اندر وہ تقاضۂ محبت رکھ دیا ہے جس کے تحت ہم اس محبت و رشتہ داری کی طرف بڑھتے ہیں۔ پھر اس کی محبت ہی ہمیں اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یہی راز ہر نبی نے ہمیں بتایا ہے اور اب پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر اس راز کا انکشاف فرمایا ہے۔ آئینہ کمالاتِ اسلام میں یہ نکتہ غیر معمولی لطافتوں، رفعتوں اور گہرائیوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

فاضل مقرر نے نہایت سلجھے ہوئے طریق سے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا میں ہمیں مختلف قسم کی آگ نظر آتی ہے۔ یعنی ظلم و ستم۔ جنگ و جدال۔ جھوٹ فریب، خیانت اور بددیانتی وغیرہ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آگ سے آگ ہی بچا سکتی ہے چنانچہ موجودہ زمانہ کی اس آگ کو بھی دور کرنے کے لئے ایک آگ ہی کی ضرورت ہے۔ اور یہ عشقِ الٰہی اور محبتِ خداوندی کی آگ ہے۔

موصوف نے جدید ترین نفسیات کی روشنی میں خالق و مخلوق کے باہمی رشتہ کو بیان کرنے کے بعد بتایا کہ ہمیں الہامِ الٰہی کے ذریعہ شریعت ملتی ہے اور شریعت کی برکت سے ہمیں ثقافت عالیہ بھی ملتی ہے۔ آپ نے آیتِ قرآنی "هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ" کی نہایت دلنشین انداز میں تشریح کرتے ہوئے خدا تعالے کے یہ تینوں اوصاف بیان کئے اور بتایا کہ کائنات اور اس کی تفصیلات جس طرح ہمارے سامنے آئی ہیں وہ خدا تعالے کی صفتِ مصوّری کی دلیل ہیں۔ انسان کی تخلیق ایک معجزانہ تخلیق ہے۔ شاہکار اور فنکار دونوں کے تعاون سے شاہکار اپنی تکمیل کی منزلوں تک پہنچتا ہے۔ آپ نے حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خالق و مالک کے مابین رشتہ کی نہایت اونچی اور بلند منزل خدا تعالے نے "ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" میں بیان فرمائی ہے۔ محترم پروفیسر صاحب کی یہ تقریر جو انتہائی علمی اور معلوماتی تھی نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔

مسیح ناصری علیہ السلام کی ہجرت اور قبر ہندوستان میں

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا صحیح مقام بیان کیا۔ حضرت مسیحؑ کی حیات۔ آپؑ کے کام۔ اور وفات قرآن کریم اور اناجیل کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد نہایت تفصیل سے صلیبی واقعہ اور اس کے بعد کے حالات ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت فرمائے۔ آپ نے مختلف انجیلی حوالوں سے ثابت فرمایا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیبی واقعہ سے نجات پاکر مختلف مشرقی ممالک کا دورہ کرتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں پر وفات پائی ایک عرصہ تک اس حقیقت پر پردہ پڑ گیا تھا لیکن اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکشاف کے ذریعہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے۔ فاضل مقرر نے مختلف جدید انکشافات، یعنی مسیحؑ کا کفن، وادیٔ قمران کے صحیفے، حضرت مسیحؑ کی تصاویر وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

جلسہ سالانہ کی آخری نشست

اس مبارک و مقدس اجتماع کا آخری اجلاس مسجد اقصےٰ میں ۲۰ تاریخ کو ۸ بجے شب مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ محترم حافظ عبد الرشید صاحب کی تلاوت اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحیٔ صاحب فضل مبلغ مظفر پور نے تقریر کی

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ سورۂ جمعہ کی ابتدائی آیات کی پیشگوئی آج چودہ سو سال کے بعد ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بروزی رنگ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کو ظاہر فرمایا۔ ایسے موقع پر جب کہ انسان مادی لحاظ سے ترقی پذیر ہو رہا ہے لیکن روحانی لحاظ سے زوال پذیر ہے۔ اس کی فطرت پکار رہی ہے کہ آج انسان اور انسانیت کی نجات کیلئے محمد رسول اللہ صلعم جیسے انسانِ کامل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضورؐ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور عظیم الشان کامیابیوں نے آپؑ کے قدم چومے۔ اس میں تائیداتِ الٰہی اور آپؑ کے اخلاقِ فاضلہ کو بہت دخل تھا۔ فاضل مقرر نے آپ کی سیرت کے بعض زرّیں واقعات بیان فرمائے۔

صدارتی تقریر

آخری تقریر صدرِ جلسہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرتِ طیبہ کے متعلق بعض تاریخی اور اخلاقی واقعات بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ آپؑ نے دنیا سے معدوم شدہ اخلاقِ عالیہ کو از سرِ نو قائم فرمایا۔ آپ نے قادیان کا ۱۸۸۵ء کے ماحول کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں جب کہ قادیان کو کوئی جانتا بھی نہ تھا حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بظاہر ناممکن نظر آنے والی یہ بات خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت سے پوری ہوئی اور خدا کے فضل سے ایک طرف جماعت بڑھتی گئی دوسری طرف چندے بڑھتے گئے اور تیسری طرف تبلیغی نظام عالمگیر ہوتا گیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ ہمارا بجٹ ایک کروڑ تک پہنچ چکا ہے

اس کے بعد حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے بھی ذکرِ حبیب کے موضوع پر بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور آخر میں ایک لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ اور ہمارا یہ مقدس و مبارک سالانہ جلسہ ختم ہوا

اللہ تعالیٰ نے جن احباب کرام کو اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کی سعادت بخشی ان کے حق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہی یہ دعائیہ کلمات درج کرتے ہوئے اس رپورٹ کو ختم کیا جاتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:—

"خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور
ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم
کرے اور ان کی مشکلات اور
اضطراب کے حالات ان پر آسان
کر دیوے۔ اور ان کے ہم و غم دور
فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف
سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی
مرادات کی راہ ان پر کھول دے
اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کیساتھ
انکو اٹھائے جن پر اسکا فضل و رحم ہے
اور تا اختتامِ سفر انکے بعد انکا خلیفہ ہو"

وزیراعظم سیرالیون کی احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تشریف آوری

سکول کے اعلیٰ نتائج۔ معیاری لیبارٹریز اور طلبا کی اعلیٰ اخلاقی تربیت پر خوشی اور مسرت کا اظہار

سیرالیون سے مبلغ اسلام مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۲؍دسمبر کو سیرالیون کے وزیراعظم جناب ڈاکٹر سٹیکا سٹیونس وزیر تعلیم اور وزارت تعلیم کے دیگر اعلےٰ حکام کی معیت میں احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تشریف لائے۔ آپ نے سکول لیبارٹریز کا معائنہ فرمایا اور اپنی تقریر میں آپ نے سکول کے حسنِ انتظام، طلباء کی اعلےٰ تعلیمی اور اخلاقی تربیت۔ فزکس۔ کیمسٹری اور بیالوجی کی معیاری لیبارٹریز اور سکول کے اعلےٰ نتائج پر بہت ہی خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ احمدیہ مسلم مشن جس رنگ میں ملک کی تعلیم اور روحانی میدان میں بے لوث خدمت کر رہا ہے اسے سیرالیون کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی

سیرالیون سے آمدہ تفصیلی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۲؍دسمبر سیرالیون کے وزیراعظم جناب ڈاکٹر سٹیکا سٹیونس Dr. Siaka Stevens مورخہ ۲؍دسمبر کو احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں تشریف لائے جہاں ان کا پُرتپاک خیرمقدم کیا گیا۔ دروازہ پر مکرم چودھری نذیر احمد صاحب۔ مکرم احمد صاحب پرنسپل الحاج بونگے جنرل سیکرٹری اور خاکسار نے انہیں خوش آمدید کہا۔ ان کے ساتھ وزیر تعلیم اور وزارت تعلیم کے دوسرے آفیسرز بھی تھے۔ مکرم پرنسپل صاحب نے سٹاف سے تعارف کرایا۔ جس کے بعد آپ سائینس لیبارٹریز میں تشریف لے گئے۔ فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کی لیبارٹریز کو دیکھ کر آپ نے غیرمعمولی طور پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ کیونکہ وہ ہر لحاظ سے طلباء کی ضرورت کے مطابق مکمل تھیں۔

فری ٹاؤن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب سکول کی لیبارٹریز کو بہترین سمجھا جاتا ہے۔

وزیراعظم صاحب بعض کلاسوں میں بھی تشریف لے گئے اور بعد میں انہوں نے طلباء سے خطاب بھی فرمایا۔

اس موقع پر مکرم چودھری نذیر احمد صاحب نے وزیراعظم کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس کے بعد وزیراعظم صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا آج مجھے احمدیہ سکول کو دیکھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اس سکول نے تھوڑے ہی عرصہ میں غیرمعمولی ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سال G. C. E. امتحان میں اس سکول کے طلباء نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ خاص طور پر اسلامیات میں۔ اس کے لئے میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

واضح رہے کہ اس سال جبکہ سارے ملک کے سیکنڈری سکولز سے G. C. E. کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کا نتیجہ افسوسناک حد تک گرا ہوا تھا اور اخبارات میں بھی اس کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا گیا وہاں ہمارے فری ٹاؤن سیکنڈری سکول کا نتیجہ (خصوصاً اسلامیات کے مضمون میں) بہت ہی خوشکن تھا۔ کُل ۲۰ طلباء شریکِ امتحان ہوئے جن میں سے سترہ کامیاب ہوئے۔ اور ایک طالب علم نے مغربی افریقہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

وزیراعظم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ "احمدیہ مشن نے جس رنگ میں اس ملک کی شاندار اور بے لوث خدمت کی ہے اور تعلیمی اور مشنری میدان میں جو نمایاں کام کیا ہے اس کو سیرالیون کی تاریخ لکھنے والے مورّخ ہرگز فراموش نہیں کر سکتے۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ اس سکول میں صرف دنیوی تعلیم ہی نہیں دی جاتی بلکہ طلبا کے اخلاق اور عادات کی درستی کی بھی پوری پوری تربیت دی جاتی ہے۔ جو یقیناً آئندہ زندگی میں بہترین نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ اور یہ طلباء ملک کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکیں گے۔"

اپنی تقریر کے اختتام پر وزیراعظم صاحب نے کچھ کتب سکول لائبریری کے لئے پیش کیں اور پچاس لیون (Le 50/-) کی رقم بھی سکول کی گیمز کے لئے عطا فرمائی

بعد ازاں سٹاف روم میں وزیراعظم صاحب اور ان کی پارٹی کی مشروبات وغیرہ سے تواضع کی گئی اور رخصت ہونے پر چوہدری نذیر احمد صاحب پرنسپل سکول نے ان کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا روحانی تحفہ پیش کیا۔

اس طرح یہ تقریب ختم ہوئی خدا تعالےٰ کے فضل سے وزیراعظم صاحب اور ان کے رفقاء سکول کی نمایاں کارکردگی، حسنِ انتظام اور ترقی سے بہت متاثر ہو کر تشریف لے گئے

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے اس سکول کو اس سے بھی بڑھ کر ترقی کرنے اور اپنے معیارِ تعلیم کو نہ صرف قائم رکھنے بلکہ بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری کوششوں میں ہمیشہ برکت ڈالے اور احمدیت کو ترقیات بخشے

آمین۔ ثم آمین

"آج مجھے احمدیہ سکول کو دیکھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے اس سکول نے تھوڑے ہی عرصہ میں بڑی ترقی کی ہے۔ اس سال جی سی ای کے امتحان میں اس سکول کے طلبا نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے اس کے لئے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں"

وزیراعظم سیرالیون

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

دفتر ہٰذا کی طرف سے بعض موصیوں کی خدمت میں ان کا نومبر ۱۹۶۹ء تک کا ادائیگی حصہ آمد کا حساب دسمبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوایا گیا تھا۔ اور باقی تمام موصیوں کا حساب جنوری ۱۹۷۰ء کے پہلے دو ہفتوں میں بھجوا دیا جائے گا۔ انشاءاللہ

چونکہ موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف چار ماہ باقی رہ گئے ہیں اس لئے حصہ آمد کے تمام موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ ہمت اور کوشش کرکے سالِ رواں کے چندے ۱۵؍اپریل ۱۹۷۰ء سے پہلے پہلے ادا فرما دیں تاکہ ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے

اللہ تعالےٰ سب احباب کا حافظ وناصر رہے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تحریکِ جدید اور اس کے شیریں اثمار

از مکرم چودھری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ

پودے زمین میں لگا تو دئے جاتے ہیں۔ مگر ان کی نشوونما اور بارور ہونے کا یقین بندوں کو نہیں ہوتا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پودے بارور ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ جب ۱۹۳۴ء میں تحریکِ جدید شروع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے"

(خطبہ جمعہ نومبر ۱۹۳۵ء)

سبحان اللہ! کیا جنتی پودا ہے کہ کسی انسان کی تجویز نہیں بلکہ خدائی تجویز ہے۔ خدا نے اپنے ایک بندے کو لگانے کا حکم دیا ہمیشہ خدائی پودوں کے فوائد اور لذتیں دیگر پودوں سے نرالی ہُوا کرتی ہیں

ایک موقعہ پر حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"تحریکِ جدید دراصل احیائے اسلام کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی، ورنہ درحقیقت یہ تحریک قدیم ہی ہے اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی تحریک کو نئی کہنا پڑا میرے دل میں یہ سکیم اللہ تعالیٰ نے نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔"

(الفضل اپریل ۱۹۳۴ء)

اس سے معلوم ہُوا کہ اس پودے کے پھل عقاید اور روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام یقیناً خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا پسندیدہ دین اسلام ہی ہے اور یہ پودا بھی اس دین کو زندگی بخشنے کے لئے ہی بویا گیا کہ اس سے میرا پیارا دین دوبارہ زندہ ہو جائیگا جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"عام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے"

(الفضل جلد ۳۰)

ایک خطبہ میں حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے" (خطبہ جمعہ نومبر ۱۹۳۵ء)

دنیا خدا کے نام کو بھول چکی تھی۔ اسلام مردہ ہو گیا تھا۔ حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

باغ مرجھایا ہُوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا اثمار

اس پودے کی آبیاری جس مردِ خدا کو سونپی گئی اس نے اپنے ساتھیوں سے کیا مانگا؟ اور ساتھیوں نے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان مطالبات کو کیسے اور کس رنگ میں پورا کیا؟ یہ ایک الگ مگر ایمان افروز موضوع ہے جس کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

ابتداء میں حضورؓ نے اس پودے کی عمر کے مطابق اپنی جماعت سے چار مطالبے کئے۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ دوسرے۔ جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے۔ جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلانا

لیکن جوں جوں یہ پودا بڑھتا گیا۔ حضورؓ نے جماعت پر مطالبات یا یوں کہیئے کہ ذمہ داریاں بھی زیادہ ڈال دیں جن کی کل تعداد ستائیس کے لگ بھگ ہے۔ مختصراً:۔

۱۔ سادہ زندگی
۲۔ دشمن کے لٹریچر کا جواب
۳۔ تبلیغ بیرونِ ہند
۴۔ تبلیغی سروے
۵۔ وقفِ زندگی

نہایت اہم مطالبات ہیں

خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسی جماعت عطا کر رکھی تھی کہ وہ قربانیوں کے میدان میں اس جوش اور جذبہ سے اتر آئی کہ تحریکِ جدید کا پودا بڑی تیزی سے ایک تناور درخت بن گیا۔ کامرانیوں اور کامیابیوں نے جماعت کے قدم چومے اور وہ پودا ثمرور بن کر اپنے اثمار سے ساری دنیا کو شاد کام کر رہا ہے۔ انہی کامیابیوں ہی کو دیکھ کر اور جماعت کے والہانہ جذبہ کو دیکھ کر حضورؓ نے فرمایا تھا ؎

مرادیں لوٹ لیں دیوانگی نے
نہ دیکھی کامیابی آگہی نے

جو دیوانہ وار مقصد کے حصول میں کوشاں ہو جاتے ہیں وہ مرادوں سے جھولیاں بھر لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ تحریکِ جدید کے اثمار سے جماعت نے جھولیاں بھر لیں۔

اوّل ان اثمار میں سے شیریں ترین ثمر قرآنِ پاک کا ترجمہ ہے۔ خدا کی پیاری اور اکمل کتاب کو دنیا بھول چکی تھی اور جن کی گردنوں میں یہ حمائل تھی وہ اس کے فیوض سے نابلد تھے۔ مگر اس پودے کے لذیذ پھل کو دیکھئے کہ اس وقت دنیا کی پندرہ زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔ دنیا اور دنیا والوں کی تحریکات میں سے کوئی ایسی تحریک نہیں۔ یا یوں کہیئے کہ کوئی ایسا پودا نہیں جس نے ایسا لذیذ پھل دیا ہو۔ تراجم قرآنِ کریم احیائے اسلام کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہیں چنانچہ پندرہ زبانوں کے جاننے اور بولنے والے بے شمار لوگ قیامت تک اس پھل کو کھاتے چلے جائیں گے۔ اس عرصہ میں مزید جو تراجم شائع کئے جائیں گے وہ اس کے علاوہ ہوں گے۔

دوئم بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز کا قیام ہے۔ جہاں سے اللہ کے عاشق اس ملک کے باشندوں کو زندہ خدا سے روشناس کراتے ہیں اور اس دینِ حنیف پر کئے جانے والے حملوں کا مقابلہ ہوتا ہے جہاں سے ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر گند اچھالنے والوں کے منہ میں خاک ڈالی جاتی ہے اور دلائلِ بیّنہ کے ذریعے ان کو ہمیشہ کے لئے خاموش ہی نہیں کیا جاتا بلکہ ان کے دلوں میں اس معصوم رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت گاڑ دی جاتی ہے اور یہ خدمت بجا لانے والے وہی لوگ ہیں جن سے یہ پودا لگانے والے نے زندگیاں وقف کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کام میں معاون وہ افراد ہیں جو بیشک گھروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو خود سادہ زندگی بسر کرتے ہیں مگر خون پسینے کی کمائی کو اس الٰہی اور خدائی پودے کی آبیاری میں لگا کر اس کے پھل کھانے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی کو اس پودے کی شادابی کیلئے پیش کرنے والوں کو ایک طرح کے پھل کی خوشخبری تو حضورؓ نے یوں دی ہے:۔

وقف کرنا جاں کا ہے کسبِ کمال
جو ہے صادق وقف میں ہے بیمثال
چمکیں گے واقف کبھی مانندِ بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

واقفینِ زندگی کے ذریعہ دنیا کے کم و بیش ساٹھ ممالک سے اسلام اور احمدیت کا پیغام نشر ہو رہا ہے

سوم۔ بہت ہی شیریں پھل جو تحریکِ جدید کے پودے نے دیا وہ ہے اپنے ملک کے علاوہ غیر ممالک میں خانہ ہائے خدا یعنی مساجد کی تعمیر جو بیّن دلیل اور روشن مثال ہے اس امر کی کہ ان کے میناروں سے توحید کی منادی نہایت ہی سُریلی آواز سے دن میں پانچ دفعہ ہوتی ہے۔ جہاں اسلام کا نام لینا مشکل تھا۔ جہاں اسلام کے نام ہی سے لوگوں کو نفرت تھی۔ جہاں گرجاؤں کی گھنٹیاں تو عبادت کے لئے بلاتی تھیں مگر خدائی الفاظ کی صدائیں نہیں اٹھتی تھیں

آج دنیا کے ان ممالک میں ۵۰ جگہوں سے اللہ اکبر کی مسحور کن صدائیں بلند ہوتی ہیں اور رانندگانِ درگاہِ خداوندی کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہہ کر فلاح کی طرف اور نجاتِ ابدی کی طرف دعوت دیتی ہیں۔ اور یہ نتیجہ ہے تحریکِ جدید کا۔ یا یہ پھل ہے اس پودے کا جس کی نشوونما کے لئے اس کے بانی نے اپنے ساتھیوں سے ستائیس مطالبے کئے تھے اور جماعت کے ہر طبقہ نے ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تن من دھن سب قربان کر دیا تھا

آج دنیا کے کونے کونے سے توحید کے نقیب لوگوں کو اسلام کے پرچم کے نیچے بلا رہے ہیں کہ آؤ روحانی آنکھ کے اندھو کہ امن صرف اور صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے۔ آؤ ہم تمہیں تسلی کا اور سکونِ قلب کا ایک طور بتاتے ہیں۔ آؤ اور مرادوں سے اپنی جھولیاں بھر لو۔ آؤ! تم بھی اس خدائی پودے کا پھل کھاؤ۔ جس کا پھل ہم نے کھایا ہے

❁ ❁ ❁

اذکروا موتاکم بالخیر

آہ! مکرم عبدالکبیر صاحب بٹ آف ترکہ پورہ (کشمیر)

افسوس کہ مکرم و محترم عبدالکبیر صاحب بٹ موصی (والد مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل مبلغ بانڈی پورہ) مورخہ ۱۹ ر نومبر ۱۹۶۹ء بمطابق ۸ ر رمضان المبارک بروز بدھوار چند دن بیمار رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی کو پیارے ہوئے۔ اور داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت نیک سیرت۔ متقی اور پرہیزگار تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ باوجود ضعیف العمری کے ماہ رمضان المبارک کے ابتدائی ۳ ایام روزے رکھے۔ اور آخری جمعہ ادبنہ گام میں ادا کیا۔ قارئین کرام سے درخواستِ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: غلام محمد احمدی سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ بانڈی پورہ (کشمیر)

آہ! منشی عبداللطیف صاحب آف سردارنگر (یو۔پی)

جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے رُوحانی رشتہ میں منسلک کر دیا ہے جو دُنیاوی رشتوں کو بھی پیچھے ڈالے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی احمدی بھائی دُنیا کے کسی بھی حصہ میں ہمیں دائمی داغِ مفارقت دیتا ہے تو ہمارے دل غمگین اور حزین ہو جاتے ہیں۔ اور جانے والے وجود کے لئے مغفرت کی دعائیں اور پسماندگان کے لئے صبر و رضا اور حفاظتِ الٰہی میں آنے کی التجائیں دل سے نکلتی ہیں۔

چند دن ہوئے ہمارے احمدی دوست مکرم منشی عبداللطیف صاحب احمدی آف سردار نگر ضلع مراد آباد (یو۔پی) اس جہانِ فانی سے ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے کر رفیق اعلیٰ کو پیارے ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ تمام عمر سلسلہ کی خدمات دلی شوق سے بجالاتے رہے۔ چندوں میں باقاعدگی سے شریک رہے۔ نمازوں کو نہایت خشوع خضوع سے ادا کرتے۔ مجھے دو دفعہ تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں سردار نگر جانا پڑا، بڑے خلوص سے پیش آتے رہے۔ باوجود اس کے کہ سردار نگر میں دو ہی احمدی گھرانے تھے۔ پھر بھی مکرم منشی صاحب کو تبلیغ کا بہت جوش تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی دکان پر ہر وقت ایک جمگھٹا سا لگا رہتا۔ الغرض مرحوم مخلص۔ نیک اور متدین احمدی تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس علاقہ میں احمدیت کا جو بیج ان کے ذریعہ بویا جا چکا ہے وہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے اور روز افزوں ترقی پذیر۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار: منظور احمد (جبہ) گھنوکے قادیان

اعلاناتِ نکاح

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۲۰ 12/69 کو بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل نکاحوں کا مسجد اقصیٰ میں اعلان فرمایا۔ اور ان کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دُعا فرمائی۔

(۱)۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بی۔ ایچ محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ کا نکاح مکرم مسعود احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد امام صاحب فاضل سیکرٹری مال بنگلور بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر۔

(۲)۔ مکرمہ محمودہ بیگم بنت مکرم حکیم الدین صاحب ساکن قادیان کا نکاح مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم فقیر محمد صاحب ساکن چنیوٹ بعوض مہر مبلغ پندرہ صد روپے۔

(۳)۔ مکرمہ زاہدۃ النساء صاحبہ بنت مکرم شیخ محمود احمد صاحب ساکن کیندرہ پاڑہ اڑیسہ کا نکاح مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب فاضل ولد شیخ قمر علی صاحب دل بہرا ساکن پنکال اڑیسہ بعوض مہر دو ہزار روپے

احباب کرام بھی ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمادیں۔

خاکسار: بدرالدین احمد عفی عنہ
انسپکٹر وقف جدید قادیان

ولادتیں

(۱)— مورخہ ۸، ۹ ر فتح ۱۳۴۸ ہش (دسمبر ۶۹ء) کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید قادیان کو اہلیہ دوم سے بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب زچہ و بچی کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمۂ دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید قادیان

(۲)— مورخہ ۲۶ ر فتح ۱۳۴۸ ہش (دسمبر ۶۹ء) کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب و بزرگان کی خدمت میں زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور عزیز نومولود کی درازیٔ عمر نیز نیک، صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

(۳)— اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے محترم مرزا اطہر بیگ صاحب آف [illegible] کوٹہ راجستھان کو بتاریخ یکم نبوت (نومبر) پانچ بچیوں کے بعد دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ۔ احبابِ جماعت اور درویشانِ کرام کی خدمت میں عزیز نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک، صالح و خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم مرزا صاحب موصوف نے اس خوشی میں مبلغ پچیس ۲۵ روپے اعانت بدر اور مبلغ پچیس ۲۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: عبدالعظیم درویش قادیان

اعلانِ نکاح

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۲۱ ر فتح (دسمبر) بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک میں برادرم فرید احمد صاحب کارکن دفتر وقفِ جدید قادیان کے نکاح کا اعلان مکرم محمد معین خان صاحب آف بھاگلپور کی چھوٹی بیٹی سہیلہ بانو صاحبہ کے ہمراہ سات صد روپے حق مہر پر کیا۔ اور احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کیلئے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: خورشید احمد انور نائب مدیر ہفت روزہ بدر قادیان

اِدارِیہ ...... بقیہ صفحہ ۲

تعاون کا تذکرہ کیا۔ اور مہمانانِ کرام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی شدید مصروفیت کے سبب زیادہ وقت نہ دے سکنے پر معذرت کی اور واضح کیا کہ انسانیت کا مرتبہ مذہب سے بلند ہے۔ جس کے سامنے ہر قسم کی مذہبی حدود ختم ہو کر ہر شخص ایک ہی اونچے مقام پر نظر آتا ہے۔ اور ہم انسانیت کی قدر کرنے والے ہیں۔ اور آپس میں محبت والفت کے ساتھ رہتے ہیں۔

جناب باجوہ صاحب کے ایسے پُرخلوص اظہارِ خیال کے بعد امیر قافلہ نے احباب قافلہ کی طرف سے اور جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی نے ہندوستانی احبابِ جماعت کی طرف سے جناب باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے ساری جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

اسی روز یعنی ۲۱ ر دسمبر کو دکن سے آئے ہوئے موصیان کی نعشوں کی مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آنی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل نے جنازہ گاہ میں ½ ۹ بجے صبح نمازِ جنازہ غائب ادا کی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی بعدہٗ تدفین عمل میں آئی۔

اسی روز بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعض نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا۔ جبکہ دو روز قبل بعد نماز جمعہ بھی چند نکاحوں کا اعلان آپ ہی نے فرمایا تھا۔

اس طرح جلسہ سالانہ کے تمام دن ہر جہتی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ گزر گئے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ اور اُن سب احباب کو جو شریکِ جلسہ ہوئے یا جو اپنی معذوری اور مجبوری کے سبب شرکت سے قاصر رہے اپنی رحمتوں اور فضلوں سے وافر حصہ عطاء کرے۔ اور سب کی دلی مرادیں پوری کرے اور سب پر خوشنود ہو آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ڈوڈہ میں حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پانچصد سالہ برسی

۲۳ نومبر ۶۹ء کو جہاں ہندوستان کے کونہ کونہ میں سرکاری و غیر سرکاری طور پر حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پانچصد سالہ شتابدی منائی گئی وہاں ضلع ڈوڈہ میں بھی جناب سردار پرہلاد سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس دن کا شایانِ شان اہتمام کر کے بڑے زور و شور سے اس دن کو منایا۔

جلسہ۔ کیرتن۔ تقاریر۔ جلوس وغیرہ سے تمام شہر میں دن بھر چہل پہل رہی۔ شام کو جناب سردار پرہلاد سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر ڈوڈہ نے اپنی کوٹھی پر تمام گزیٹڈ آفیسر صاحبان و دیگر رؤسائے شہر وغیرہ کو مدعو کر کے ایک دیوان قائم کیا۔ اور امرتسر سے ایک قابل گیانی صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے نہایت ہی عالمانہ رنگ میں کیرتن فرمایا۔ خاکسار کو بھی اس موقعہ پر تقریر کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ خاکسار نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت گورو نانک فی الواقع خدا تعالیٰ کے فرستادہ نیک اور پارسا تھے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اس چیز کا اوّلین انکشاف فرمایا کہ حضرت بابا نانک خدا تعالیٰ کے ملہم اور فرستادہ تھے۔

خاکسار نے اُن تمام پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا، جو حضرت بابا نانک نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت اپنی زندگی میں ہی بیان فرمائی ہیں۔ میری تقریر بہت پسند کی گئی۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس مبارک دیوان میں میری تقریر کو سراہتے ہوئے مبلغ سولہ روپے انعام بھی دیئے۔ جناب گیانی صاحب نے جو کہ امرتسر سے مدعو تھے قادیان کی بستی اور بانی سلسلہ احمدیہ کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ واقعی قادیان والوں نے کئی گیانی اور عالم پیدا کئے ہیں۔ جو تمام ملک میں گورو نانک کی تعریف و توصیف دلی عقیدت سے کرتے رہتے ہیں۔ ان کی جماعت دل سے بابا نانک کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ مانتی ہے۔

خاکسار: (خواجہ) محمد صدیق فانی احمدی از ڈوڈہ ڈسٹرکٹ

تحریک جدید کا نیا مالی سال

اور احباب جماعت کی نئی ذمہ داریاں

جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں اور افراد حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اپنے وعدہ جات بھجوانے کے لئے نقد ادائیگیاں بھی کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں وعدہ جات اور ادائیگیوں کی پہلی فہرست حضور کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائی جا چکی ہے۔ دوسری فہرست ۸ ماہ رواں یعنی ۸ صلح ۱۳۴۹ کو حضور کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ اس لئے جو جماعتیں اور افراد اب تک اپنے وعدہ جات نہیں بھجوا سکے وہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ اور جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ نقد ادائیگی کر کے مزید ثواب حاصل کریں۔ سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فوری توجہ فرماویں۔

ابھی تک تحریک جدید کے نئے سال سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ خطبہ موصول نہیں ہوا۔ موصول ہونے پر فوراً اس سے اطلاع کر دی جائے گی۔ فی الحال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات دیر سے بھجوانے کے جو نقصانات بیان فرمائے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مومن کی نیت کے ساتھ ثواب شروع ہو جاتا ہے۔ دیر سے وعدہ کرنے والا شخص اس ثواب سے اتنا عرصہ محروم رہتا ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص تقدیرِ الٰہی سے فوت ہو جائے تو وعدہ نہ کرنے کی وجہ سے وہ چندہ دینے کی نیت کے ثواب سے محروم رہے گا۔

۳۔ جلد وعدہ اور ادائیگی نہ کرنے سے دفتر کو اخبار۔ خطوط اور گشتی مراسلوں کے ذریعہ زائد اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔

۴۔ ڈر ہے کہ اس مالی نقصان کی وجہ سے احباب کے ثواب میں کمی نہ ہو جائے۔ پھر یہ زائد خرچ اخراجات اصل کام کے اخراجات میں کمی کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

۵۔ تاخیر کی وجہ سے مرکز میں کارکنوں کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور کوئی بھی پسند نہ کرے گا کہ مرکز میں جو خدمت دین بجا لا رہے ہیں انہیں کسی قسم کی پریشانی اٹھانی پڑے۔

امید ہے کہ احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدوں کی ترسیل اور ادائیگیوں میں تاخیر نہیں کریں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

منظوری ممبران

مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء کے لئے وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے لئے مندرجہ ذیل ممبر منظور فرمائے ہیں:۔

(خاکسار) مرزا وسیم احمد انچارج وقف جدید
مکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل۔
" ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔
" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب۔
" سید اختر احمد صاحب اورینوی۔
" شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔

(انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دعا۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد الصمد صاحب گلبرگی ایک لمبے عرصہ سے مرض ٹی۔بی سے فریش ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد الحفیظ گلبرگی (یادگیر)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔
کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ: "Autocentre" فون نمبرز 23-1652 / 23 5222

سپیشل گم بوٹ
جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینیئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس۔ اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری: ۲۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴-۲۲۷۲
★ شو روم: ۳۱/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱
★ تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ GLOBE EXPORT